شذرات

اِفاداتِ علّامہ عُبیداللہ سِندھیؒ

ایک تاریخی دستاویز

اسلام کی بنیادیں بنی الاسلام علی خمسۃ (پنج ارکان) یہ نفس اسلام نہیں ہیں۔ لیکن ہم ان کو اسلام کے تمہید مانتے ہیں جیسے کہ سیاسی پارٹی میں شامل ہونے کے لئے چند شرطیں عائد کی جاتی ہیں۔ جب تک وہ شرطیں یا قواعد جن کی مشق کرنی پڑتی ہے ان کی مشق نہ کرلے پارٹی میں شامل نہیں ہوسکتا یا فوجی کمپنی میں نہیں لیا جاتا۔ اسی طرح اسلام کے لئے یہ چند شرطیں اور بنیادیں ضروری ہیں۔ ان بنیادوں پر اسلام کی عمارت ٹھہرائی جائے گی اس درجے کی قیمت نہایت اہم ہے یہ وہی درجہ ہے جسے پرائمری ایجوکیشن کہتے ہیں اور یہ لازم یا جبری ہونی چاہیے۔ اعلیٰ تعلیم جبری نہیں ہوتی وہ استعداد کے مطابق انسان خود اپنے لئے متعین کرلیتا ہے مگر ابتدائی تعلیم جبراً دی جاتی ہے اس کا فلسفہ ہے کہ یہ ابتدائی باتیں بنیادی بتائی جائیں یہ مستقل فن ہے۔

ایک کنڈرگارٹن کا ماسٹر ہے وہ دوسری چیزیں نہیں جانتا وہ حساب جانتا ہے یہی چیزیں پھیلا کر بیٹھ جاتا ہے اسی طرح علماء کا عظیم الشان طبقہ ہے جو ان چیزوں کو پھیلاتا ہے وہ بڑے آدمی ہیں اور نہایت ضروری بھی لیکن یہ سمجھنا کہ اسلام ان ہی پر منحصر ہے یا ختم ہوگیا۔ یہ غلطی ہے اتنا اسلام عوام کا اسلام ہے۔

ہمارا اسلام ہے کہ پہلے قومی اور پھر اس کے بعد بین الاقوامی حکومت قائم کرنا اور یہ دونوں چیزیں قرآن کے حکم کے مطابق ہوں یہ ہے ہمارا اسلام!

قوم کا مفہوم یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ قوم کا ترجمہ کیا ہے؟ چند ناواقف لوگوں نے اسلامی تعلیم کو قوم کا ہم معنی بنالیا ہے ہم اسے غلط سمجھتے ہیں مگر آج بحث نہیں کرنا۔ قوم کا ترجمہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ ایک مخصوص خطہ ارضی کی آبادی جس کی آب وہوا اور باقی ضروری اشیا قریب قریب ایک ہوں وہ انسان کے

مجموعے کو خالص رنگ دے دیتی ہیں۔ وہ خصوصی رنگ جہاں نمایاں ہوتا ہے زبان ہوتی ہے اس کی تزئین طریق تفکر ( ) ہوتی ہے یہ زبان کا بطن ہے جب کہا جاتا ہے کہ قوم زبان سے بنتی ہے تو اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ خاص سائیکالوجی سے تیار ہوتی ہے پھر اس میں معاشرت کی جو ضرورتیں ہیں ان میں ایک خاص شان ہوتی ہے وہ آپس میں ایک خاص طریقے سے ملتے جلتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں محبت وعداوت کا ایک طریقہ ہے۔ ان کے قریب دوسرے خطے میں ان کا ان معاملات میں رنگ اور ہے اس کے ساتھ ان کی معاشی چیزوں میں بھی اشتراک ہوتا ہے یعنی طبیعت اور فکر کے مطابق مختلف رنگ رنگوں اور کھانے پکانے کی ترکیبیں دے دیں۔ یہ ہوتا ہے، لیکن چیز یہ ہوتی ہے کہ وہ چیزیں سب کو عام ملتی ہیں مثلاً سمندر کے کنارے رہنے والے لوگوں کو مچھلی زیادہ ملتی ہے اور ریگستان میں رہنے والوں کو جانوروں کا شکار کرنا پڑتا ہے۔

ملک کا معنی خلاصہ یہ ہے کہ وہ خطہ زمین جو لوگوں کو ایک زبان ایک سائیکالوجی ایک خاص قسم کی معاشرت اور ایک خاص معاش دیتا ہے۔ اسے ایک قوم کہتے ہیں اور اس کی مسکونہ زمین کو ایک ملک کہتے ہیں، اس کی حکومت کو ایک سٹیٹ کہیں گے، یہ انسانیت کی ایک اکائی ہے۔

مذہب کا مفہوم اس کی اجتماعی قوت میں ایک عمومی انسانی فکر داخل ہے اسے ہم مذہب کہتے ہیں انسانیت کی تحلیل کرنے سے چند عقائد معلوم ہوتے ہیں جو انسانیت کو عام طور پر اپنی اصلیت پر قائم رکھتے ہیں اور چند اخلاق ہوتے ہیں جو انسانیت کی ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ہیں ان اعتقادات اور اخلاق کے مجموعے کو ہم مذہب سے تعبیر کرتے ہیں

انسانیت کے درجے ہم چاہتے ہیں کہ ہر ایک قوم انسانیت کے بلند نصب العین پر پہنچ جائے، اس لئے ہر ایک قوم میں انسانوں کے تین درجے ہو جائیں گے (۱) اعلیٰ (۲) متوسط (۳) اور ادنیٰ۔

دینی اور لادینی قوم اگر اس قوم کی لیڈرشپ اول الذکر دو طبقوں کے ہاتھ میں ہے تو اس قوم کو مذہبی قوم کہتے ہیں اور اگر پہلا طبقہ چھوڑ کر دوسرے اور تیسرے کے ہاتھ میں لیڈرشپ آجاتی ہے تو اسے ہم لادینی قوم کہیں گے۔

قومی سٹیٹ ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہم جو زبان بولتے ہیں اس زبان کے بولنے والی قوم کی حکومت اس کے ہاتھ میں ہو۔ اور اسے سٹیٹ مانا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس زبان میں قرآن کی تعلیمات اس طرح شائع ہو جائیں کہ انسانیت کا جو درجہ قرآن کو ضروری قرار دیتا ہے یہ ہماری قوم میں پیدا ہو جائے۔

بین الاقوامی رشتہ داری اس کے بعد ہم ان تمام قوموں سے بین الاقوامی رشتہ داری قائم کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنھوں نے قرآن کی انسانیت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس مجموعے کو ہم انسانیت عامہ میں اول درجے پر رکھنا چاہتے ہیں اور قرآن اور دوسرے ادیان نے قوموں میں قومی انسانیت پیدا کی ہے ان کو قرآن کے پیدا کردہ بین الاقوامی مجموعے کے ساتھ دوسرے درجہ پر رکھنا چاہتے ہیں اور اس سارے مجموعہ انسانیت میں جو اس قدر مشترک ہوں گے ان پر ہم عام انسانیت کی تربیت کرنا ضروری سمجھتے اور اس عمومی فکر پر ہی ہماری جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔

دیہات میں (۱) علم (۲) صحت (۳) خوراک اور (۴) کپڑا پہنچاؤ، جب لوگ لکھنے پڑھنے کے قابل ہوجائیں تو انھیں قرآن کی تعلیم دی جائے۔ قومیت کی تعمیر ان اسباب سے کی جائے، جن سے قومیں بنتی ہیں مذہب اس کے ذیل میں جزئی حیثیت سے اپنے مقام پر رہے گا۔

قومیں دو قسم کی ہیں (۱) دینی (۲) لادینی

دینی قوموں میں مسلمانوں کے علاوہ اور بھی ہیں۔

لادینی قوموں کا اجتماع یورپ میں اب زور سے ہو رہا ہے

ہماری خواہش یہ ہے کہ دینی قوموں کا اجتماع بھی ہو۔ یعنی مسلمان اور دوسری دینی قومیں مل جائیں، اگر ایسا ہوجائے تو لادینی پروگرام سب کا سب تباہ ہوجائے یا دوسرے درجہ پر آجائے۔ اس دینی اجتماع کے لئے بھی شاہ صاحب کے فلسفے کے سوا کوئی اور مقام اتصال نہیں ہے اس لئے ہم لاہور کو مسلمان نوجوانوں کا مرکز قرار دیتے ہیں۔ لاہور کی مرکزیت دہلی کی طاقت انتقال سے ہوئی ہے۔ انگریزی عہد میں مطلب کو سمجھنے کے لئے دہلی اور لاہور کو ایک سمجھنا چاہئے۔ اس کے تین فائدے ہیں۔

(۱) ہمارا دین محفوظ ہوجائے گا۔

(۲) دوسرے دینی گروہوں کو ہم اپنے لے آئیں گے۔

(۳) اور لادینی گروہ کا موثر مقابلہ کرسکیں۔